السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علماء اسلام وفقہاء دین، تحدید نسل، انسانوں کو بانجھ بنانے اوراس مقصد کی خاطر برضا ورغبت یا زبردستی ان کی تناسل ورجولیت کی رگوں کے کاٹ دینے کے مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کیا یہ اللہ تعالی کے دین میں جائز ہے؟

کتاب وسنت کی روشنی میں شافی جواب عطا فرمائیں، ہندوستان کے علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض نے اسے حلال قرار دیا ہے اور بعض نے حرام اور بعض نے سکوت اختیار کیا ہے جبکہ ہم مسلمانان ہند اس مسئلہ میں حیران وپریشان ہیں اور نہیں جانتے کیا یہ دین میں جائز ہے یا ناجائز؟ کیا تحدید نسل کے اس عمل کو مسلمانوں کے دین وملت میں مداخلت قرار دیا جائے گا؟ کیا کسی بھی ایسی حکومت کے لئے جو مذہبی آزدای اور دینی امور میں عدم مداخلت کی دعوے دار ہو، یہ جائز ہے کہ وہ راہ چلتے ہوئے مسلمان مسافروں کی نس بندی کردے خواہ وہ اس پر خوش ہوں یا ناخوش، اس مسئلہ کو واضح طور پر بیان فرمادیں، اللہ تعالی آپ کو بے پایاں اجروثواب سے نوازے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام سے بدیہی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ سوال میں مذکور یہ عمل منکر اور قوموں پر بلکہ ساری انسانیت پر ظلم کے مترادف ہے لہذا یہ کسی بھی اسلامی یا غیر اسلامی حکومت کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ مردوں اور عورتوں کو بانجھ بنانا ظلم عظیم ہے اور اس کے نتیجے میں بے پناہ فساد برپا ہوتا اور انتہائی خطرناک نتائج ظاہر ہوتے ہیں، یہ عمل کتاب وسنت کے ادلہ شرعیہ کے بھی خلاف ہے اور اس فطرت کے بھی خلاف ہے جس پر اللہ نے اپنے بندوں کے ان بلند وبالا دعوؤں کے بھی خلاف ہے جو انہی ممالک، تنظیموں اور ان کے دفاتر سے نشر کئے جاتے ہیں جو نسل انسانی کے قتل کے اس پروگرام کا پرچار اور بسا HumanRights کو پیدا فرمایا ہے، اور انسانی حقوق اوقات جبراً طلاق کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر اس عمل کا تعلق مسلمانوں سے ہو تو اس میں بہت سے نقصانات ہیں جن میں سے سرفہرست دشمن کے مقابلہ میں ان کی تعداد کو کم کرنے کی سازش ہے او یہ بات رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جن میں آپ نے کثرت نسل کے اسباب کو اختیار کرنے کی رہنمائی فرمائی ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ آپ اپنی امت کی کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر قیامت کے دن فخر فرمائیں گے اس میں خرابی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس عمل کے ذریعے درحقیقت ان لوگوں کی تعداد کو کم کرنا مقصود ہے جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے، اس کی شریعت کی دعوت دیتے اور زمین میں عدل وانصاف قائم کرنے میں تعاون کرتے ہیں مختصر یہ کہ نس بندی کا مذکورہ سلسلہ انتہائی بدترین قسم کا ظلم ہے اور سورۃ الفرقان میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَن يَظلِم مِنكُم نُذِقهُ عَذابًا كَبيرًا ١٩ ... سورة الفرقان

''اور جو شخص تم میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو بہت بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

(اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامۃ)) (صحیح مسلم))

''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم روز قیامت بہت سی تاریکیوں کا سبب ہوگا۔''

کتاب وسنت کے ایسے بے شمار دلائل ہیں، جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نس بندی حرام اور انتہائی بدترین قسم کا ظلم ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ جو شخص اس منکر کام کو کرے، اللہ تعالیٰ اسے حق وصواب کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت فرمائے اور ہر جگہ کے مسلمانوں کو اس بات کی توفیق دے جس میں ان کی عزت، حق پر استقامت اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مخالفین کے مقابلے میں ان کی نصرت واعانت ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد 3 صفحہ 216

محدث فتویٰ